سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر (۵۵)

جنگ نامۂ عالم علی خاں

مصنفۂ

غضنفر حسین مرحوم

(جس میں نواب آصف جاہ نظام الملک مرحوم اور عالم علی خاں صوبہدار دکن کی جنگ کا حال نظم کیا گیا ہے)

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب، بی - اے آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو و اڈیٹر اردو

——o)*(o——

سنہ ۱۹۳۲ ع

——§*§——

بہ اہتمام محمد صدیق حسن انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن کے مطبع میں چھپ کر شائع ہوا

تعداد ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد غیر مجلد ۲ آنے

قواعد و ضوابط

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

(۱) سر پرست وہ ہوں گے جو پانچ ہزار روپے یک مشت یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں ۔

(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلاقیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ ہوں گے جو ایک ہزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں گے ۔ (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن مدامی وہ ہوں گے جو ڈھائی سو روپے تک یک مشت عطا فرمائیں گے ۔

(ان کو تمام مطبوعات انجمن مجلد نصف قیمت پر دی جائیں گی)

(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار ہوں گے جو اس بات کی اجازت دیں گے کہ مطبوعات انجمن کی طبع ہوتے ہی بغیر دریافت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں ۔ (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کرکے دی جائیں گی)

مطبوعات میں انجمن کے رسالے بھی شامل ہیں

(۵) انجمن کی شاخیں یعنی اردو کتب خانے وہ ہیں جو انجمن کو یک مشت سواسو روپیہ یا بارہ روپے سالانہ دیں

(انجمن ان کو اپنی مطبوعات نصف قیمت پر دے گی)

جنگ نامۂ سید عالم علی خاں

فرخ سیر کے عہد سے لیکر محمد شاہ بادشاہ کے کچھہ زمانے تک سید عبداللہ خاں (قطب الملک) اور سید حسین علی خاں (امیر الامرا) سادات بارہ سلطنت کے مالک و مختار تھے - یہہ بادشاہ گر تھے اور بادشاہ ان کے ھاتھہ میں کٹ پتلی تھے - نواب نظام الملک (آصف جاہ) سے ان کی ان بن ہوگئی تھی - اس لئے دربار شاھی سے دور رکھنے کے لئے رفیع الدرجات کے عہد میں ان کو صوبہ داریٔ مالوہ پر مامور کیا گیا - نظام الملک بہادر نے انکار میں مصلحت نہ دیکھی اور بادل ناخواستہ تعمیل حکم کی اور وھاں کے نظم و نسق میں مصروف رہ کر اس خطے کو مفسدوں سے پاک کیا - چونکہ سادات کو نظام الملک بہادر کے بڑھتے ہوے اقتدار اور کثرت فوج کی وجہ سے اندیشہ ہوگیا تھا ' حسین علی خاں نے نظام الملک کو لکھا کہ دکن کے صوبوں کے انتظام کے لئے ھمارا ارادہ ھے کہ ہم صوبۂ مالوہ میں رھیں آپ اپنے لئے

اکبر آباد، الہ آباد، ملتان، برھانپور کے صوبوں میں سے کوئی ایک صوبہ انتخاب کر لیں۔ نظام الملک اس سے بہت مکدر ہوئے اور اس کا جواب کسی قدر درشتی کے ساتھہ دیا۔ امیر الامرا اور قطب الملک نے نظام الملک کے وکیل کو خلوت میں بلا کر سخت سست کہا۔ جب اس کی خبر نظام الملک کو پہنچی تو وہ آمادۂ پیکار ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ اس میں محمد امین خاں کے توسط سے شاہی اشارہ بھی تھا۔ غرض انہوں نے اپنے رفقا کو ساتھہ لیکر دکن کی جانب کوچ کیا اور نربدا کو عبور کیا۔ (وسط جمادی الاخر سنہ ۱۱۳۲ھ مطابق مئی سنہ ۱۷۲۰ع)۔ جب امیر الامرا کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے دلاور علی خاں بخشی، راجہ بھیم سنگھہ اور راجہ گجک سنگھہ (قلعدار) کو نظام الملک کے تعاقب کے لئے بھیجا۔ نظام الملک کا ستارہ عروج پر تھا قلعۂ اسیر اور قلعۂ برھانپور بغیر جنگ و جدال کے ہاتھہ آئے اور انور خاں صوبیدار برھانپور اور عوض خاں صوبیدار برار اور رنبھا سردار مرھٹہ اور بہت سے زمیندار اور پٹھان اُن کے شریک حال ہوگئے۔ جب دلاور علی خاں کا لشکر کوچ کرتا ہوا برھانپور سے جانب مشرق چودہ کوس پر پہنچا تو نظام الملک نے اپنا لشکر اس کے مقابلے کے لئے غیاث خاں کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ لڑائی میں دلاور علی خاں اور اس

کے دونوں راجہ رفیق مارے گئے (۱۹ جون سنہ ۱۷۲۰ ع) —

سید عالم خاں بارہ جس کی عمر بیس سال کی تھی (دیکھو شعر ۴۶) فرخ سیر کے وزیر سید عبداللہ قطب الملک کا بھتیجا اور متبنیٰ تھا - وہ اپنے دوسرے چچا سید حسین علی خاں کے دہلی چلے جانے پر (دسمبر سنہ ۱۷۱۸ ع) دکن کے چھے صوبوں کا صوبیدار یا نائب صوبیدار مقرر کیا گیا تھا (شعر ۳۶) - اسے نظام الملک کے مقابلے کے لئے احکام بھیجے تو وہ فوج لے کر فردا پور میں جو اورنگ آباد سے ۶۰ میل کے فاصلے پر برہانپور اور اورنگ آباد کے درمیان واقع ہے ' خیمہ زن ہوا - نظام الملک برہانپور سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے - جب نظام الملک کے لشکر نے دریاے پورنا سے عبور کیا (۲۰ جولائی سنہ ۱۷۲۰ ع) تو عالم علی خاں ۵ شوال سنہ ۱۱۳۲ ھ کو مع اپنے رفقا معمور خاں (دیکھو شعر ۳۱۶) ' غالب خاں (شعر ۲۵۳ ' ۳۰۵) عمر خاں (شعر ۱۶۸ ' ۲۶۳ ' ۳۷۴) میتھی خاں (شعر ۱۶۸ ' ۲۵۳ ' ۳۵۷) محمدی بیگ (شعر ۱۶۸ ' ۲۵۴) ' امین خاں (۱۲۵ ' ۲۵۶ ' ۲۵۹) غیاث الدین خاں ' خواجہ رحمت اللہ ' قدوی خاں وغیرہ اور سرداران دکن و مرہٹہ مقابلے کے لئے آگے بڑھا - نظام الملک نے مرحمت خاں کو اپنے فرزند غازی الدین خاں کی معیت میں ہراول کیا اور عبدالرحیم خاں '

رعایت خاں ' غیاث خاں ' اختصاص خاں وغیرہ
کو میمنہ و میسرہ پر مقرر کرکے خود مع عوض خاں
قول لشکر میں متمکن ہوے —
عالم علی خاں بڑی مردانگی اور شجاعت سے
لڑا اور اگرچہ اس کا سارا بدن زخموں سے چور تھا
مگر اُس کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا تھا - آخر اسی
طرح لڑتے لڑتے یہ بہادر نوجوان اس دنیا سے
کوچ کر گیا —
اس کے بعد سیدوں کے خاندان نے دولت آباد
میں پناہ لی (دیکھو شعر ۲۰۱) خافی خاں کی
تاریخ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے -
مجھے اس جنگ نامے کے تین نسخے دستیاب
ہوے - ایک نسخہ میرا ذاتی ہے اسے (ا) سے
تعبیر کیا گیا ہے - دوسرا نسخہ مجھے مولوی
عبدالحمید صاحب وکیل کلتو نے عنایت فرمایا
جو (ب) سے موسوم ہے - اور تیسرا وہ نسخہ ہے جو
مسٹر ولیم آرون (William Irvine) نے مہاراجہ
بنارس کے کتب خانہ سے حاصل کیا اور رسالہ
انڈین اینٹی کیوری (Indian Antiquary) بابت
ماہ جنوری و مارچ سنہ ۱۹۰۶ ع میں مع انگریزی
ترجمے کے شایع کیا - یہ نسخہ (ج) ہے —
مسٹر آرون کا نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے -
عبدالحمید صاحب کے نسخے میں شروع کے
کچھہ اشعار غائب ہیں - میرا نسخہ مکمل ہے
اور اس کی ترتیب اور تحریر دوسرے نسخوں سے
بہتر ہے - اس لئے میں نے اس نسخے کو بنیاد

قرار دیا ہے - البتہ دو ایک جگہ ایک ایک مصرع غائب ہے اور بعض مقامات پر کوئی کوئی لفظ رہ گیا ہے - کہیں کہیں مصرع پورا کرنے کے لئے قیاس سے جو لفظ بڑھا دئے ہیں انہیں قوسین میں لکھ دیا ہے - دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر کے اختلاف نسخ بھی ظاہر کر دیا ہے - تینوں نسخوں میں اشعار کی کمی بیشی بھی پائی جاتی ہے — جو اشعار نسخہ (۱) میں نہیں اور دوسرے نسخوں سے اضافہ کئے گئے ہیں ان پر علامت X لگا دی گئی ہے اور جن اشعار پر یہ X نشان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوسرے نسخوں میں نہیں ہیں —

مسٹر واہم آرون نے اس کا مصنف " سودشت " بتایا ہے — انہیں اپنے نسخے کے ایک شعر سے دھوکا ہوا ہے - ملاحظہ ہو شعر ۴۱۴ ان کے نسخے میں اس شعر کا دوسرا مصرع یوں ہے —

سو دشتا یہ کہا کیا ستم ہائے ہائے

" سود شتا " الف ندائیہ اور " سودشت " تخلص قرار دیا ہے —

یہ صحیح نہیں ہے یہ لفظ " دستا " ہوگا کاتب نے غلط لکھ دیا -

دوسرے نسخوں میں یہ مصرع اس طرح ہے —

سو ایسا ستم پو ستم ہائے ہائے

یا یہ ممکن ہے کہ ایسا کو کاتب دستا لکھ گیا - کانوں سے یہ بعید نہیں - اب انہیں یہ فکر ہوئی کہ اس نظم میں فارسی عربی

کے لفظ بکثرت ھیں یہ ضرور کسی مسلمان کی
لکھی ہوی ھے اور " سردشت " ھندی لفظ ھے
تو انہوں نے یہ تاویل کی کہ اکثر مسلمان مصنف
جب کوی چیز ھندی میں لکھتے تھے تو اس
میں تخلص بھی ھندی رکھتے تھے —

آرون صاحب کے منشی نے مصنف کو پنجابی
بتایا ھے مگر خود وہ اسے بالائی دواب کا خیال
کرتے ھیں جہاں کے سادات بارہ رھنے والے تھے -
لیکن اندرونی شہادت پر غور کرنے کے بعد انہوں
نے یہ قیاس قائم کیا کہ مصنف دکنی ہے اور
چونکہ ولی اس زمانے میں زندہ تھا اور ۱۱۳۲ھ
میں دہلی میں تھا اور یہ واقعات بھی اسی
سنہ میں واقع ہوے اس لئے غالباً اس کا
مصنف ولی ہے -

مسٹر آرون کا یہ قیاس بالکل صحیح ہے کہ
مصنف دکنی ھے، زبان صاف بتاتی ہے - لیکن
مصنف کے متعلق ان کا قیاس غلط ھے - اس
میں وہ مجبور تھے وہ اپنے نسخے کو کامل سمجھے
ہوے تھے، حالانکہ آخر سے کئی شعر غائب تھے -
مصنف نے خود آخر میں اپنا نام بتادیا ہے -
اگر یہ شعر ان کے نسخے میں ہوتا تو انہیں یہ
الجھن نہ ہوتی —

یہ نظم تاریخی حیثیت رکھتی ہے - اس
میں جو نام اور سنین آئے ھیں وہ تاریخ کے رو
سے بالکل صحیح ھیں - مصنف کو عالم علی خاں
سے ھمدردی معلوم ہوتی ھے - اور وہ حق

بجانب ہے۔ اس سن میں جس دلیری
اور جرأت سے لڑ کر اس نے جان دی ہے وہ بے شبہ
قابل تعریف ہے - یہاں تک کہ نظام الملک کے
طرف‌دار مورخوں نے بھی اس کی بہادری کی
تعریف کی ہے - نظم سادہ ہے اور کہیں تصنع
اور تکلف سے کام نہیں لیا - بعضے اشعار موثر بھی
ہیں خصوصاً جب عالم علی خاں ماں سے میدان
جنگ میں جانے کی اجازت مانگتے ہیں اور
رخصت ہوتے ہیں یا جب عالم علی خاں کے مرنے
کی خبر آتی ہے اور ماں اس کا ماتم کرتی ہے —

عبدالحق

یافتاح بخشندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اول حمد واجب ہے کرتار کا
دو عالم کے وارث خریدار کا
(۲) قضا اور قدر جس کے ہے ہاتھہ میں
نہیں شک شبہہ کچھہ کسی بات میں
(۳) حکم ہات اوس کے ہے حاکم ہے وہ
سگل عیش و عشرت کا عالم ہے وہ
(۴) نرنجن نرا دھار سبحان ہے
خداوند برحق مہربان ہے
(۵) ہے خاوند قدرت کا قادر ہے وہ
نہیں دور ہر حال حاضر ہے وہ
(۶) کہ دیدے سرو پاے جلوہ سپہر
دیوے راج سر پر رکھے تاج سر
(۷) اچھے کس کوں حافظ رکھے بر قرار
خطا بخش مہربان پروردگار
(۸) خرابی میں جس کے اشارہ کرے
اوسے ایک پل میں اوارہ کرے
(۹) کرے لطف کی جس کے اوپر نظر
دیوے راج سر پر پھراوے چھتر
(۱۰) کرے ملک سب اس کی تسخیر میں
کپھاوے حکومت کی زنجیر میں
(۱۱) رکھے عمر دولت کا روشن چراغ
کرے دل کوں ہر غم سوں اوس کے فراغ

شروع کے بیس شعر نسخہ (ب) سے لئے گئے ہیں نسخہ (ا) میں یہ موجود نہیں نسخہ (ج) میں بھی ابتدائی حصہ غائب ہے اور ۴۴ ویں شعر سے شروع ہوتا ہے

(۱۲) رکھے رنگ قدرت کا انسان میں
مکرم کیا اس کوں جس شان میں

(۱۳) جو کچھہ کھیل کھیلے سزاوار ہے
سزا حم نکوی اس کا اظہار ہے

(۱۴) کیا کن کے کہنے میں سارا ظہور
کفر ہور اسلام ظلمات نور

(۱۵) جوواقف ہے وحدت کے میدان کا
ہے غالب دو عالم کے میدان کا

(۱۶) لیجانے لگے جس بے ایمان کوں
مسلط کرے نفس شیطان کوں

(۱۷) رکھے تابد اوس کوں گمراہ کر
سعادت کے راہاں سوں بیراہ کر

(۱۸) اچھے بے خبر حق سوں بد حال میں
گرفتار دنیا میں جنجال میں

(۱۹) نجانے خدا کوں نجانے رسول
کرے عاقبت اپنی سب خاک دھول

(۲۰) اوسے ہے خبر جس کوں محرم کیا
دنیا کی محبت سوں بے غم کیا

(۲۱) یودوگھر(ن)شیران(ن)کوں‌سرکھاےھیں
اتک‌اس کے پھاندے میں پچتاے ھیں

(۲۲) غنیمت سمجھہ عمر کیا شور ہے
انکھیاں کھول کر دیکھہ انگے گور ہے

(۲۳) یو دھن مال آخر کوں رہ جائیگا
جو کچھہ یہاں کیا ہے سو واں پائیگا

---

(۲۱) (ن) - ہے (ن) - شہرن کے

در نعت محمد مصطفیٰ علیه السلام

(۲۴) محمد نبی پر درود اور (ن) سلام
(ن) جتنے اهل اصحاب سب پر مدام
(۲۵) شفیع هے خلائق کے کردار کا
مقرب خدا کے سو دربار کا
+ (۲۶) اول هیں ابابکر روشن هلال
صدق اور بزرگی میں هیں بے مثال
+ (۲۷) دوجے هیں عمر یار صاحب وقار
که دائم نبی سوں رهے یار غار
+ (۲۸) تیجے یار عثمان اهل جناں
جنو کیا جمع سارا قرآن
+ (۲۹) که چوتھے علی شاہ دلدل سوار
جنو نے کی کمر میں رهی ذوالفقار
+ (۳۰) سبھی چار یاراں میں اهل قدر
حشر کے هیں مسند کے صاحب صدر
(۳۱) زهے پنجتن هیں خدا کے ولی
هر اں سو هوا دین روشن جلی
(۳۲) کہا یوں حکایت غنیمت بیاں (ن)
سنو جان دل سے تمیں بے گماں

---

(۲۴) و $\frac{\text{ت}}{\text{ب}}$ — $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ جتنے آل اصحاب پر رفت مدام

(۳۲) ($\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$) سنو اس حکایت کا کہا ہے بیاں

(۳۳) عزیزاں ! یو قصہ ھے طوفان کا
اس عالم علی صاحب شان کا
(۳۴) قضا نے سو ھر حال آخر زماں
کھے ھیں نبی سوچ دستا عیاں
(۳۵) عزیزان یو سب ھیچ در ھیچ ھے
یو قصہ عجب پیچ در پیچ ھے
(۳۶) سنو دوستاں ! ابتدا جنگ کا
زمانے کی گردش و نیرنگ کا
(۳۷) ھے عالم علی سید نام دار
دکھن کے چھ صوبوں میں صاحب مدار
X (۳۸) نہ دشمن کسی کا نہ کس سوں فساد
و سید جواں مرد عالی نژاد
(۳۹) رھے شہر میں صوبہ داری کرے
تماشے کوں سواری شکاری کرے
X (۴۰) رھے رات دن سب سے اخلاص سوں
نہ دھوکا دھمک کس کے وسواس سوں
(۴۱) نیت خوب صورت و صاحب جمال
کہ دنیاں میں کوئی نہیں اوس کے مثال (ن)
(۴۲) عجب قد و قامت بڑی بہار کا
نہ راضی اتھا کس کے آزار کا
(۴۳) لٹکتا چلے جب نکل ناز سوں
امیری کے پوشاک اور ساز (ن) سوں

---

(۴۱) ن/ب کہ ثانی نہیں کوئی اسکے مثال ۔

(۴۱) ن/ب ھور شان ۔

(۴۴) دسے کل پیاراں میں پیارا لگے (ن)
چلن چال اوس کا سو نھارا لگے
(۴۵) جوانی -یں (وہ) ریش آغاز تھا
نھنی عمر میں صاحب راز تھا
(۴۶) بڑا قد دسے جوں برس تیس کا
ولے عمر تھا بیس اکیس کا
(۴۷) رھے سب سوں ھل مل کے آرام سوں
نہیں کام کچھہ صبح اور شام سوں
(۴۸) یکا یک خبر آشکارا ھوا
گھر سے گھر یو غل اور پکارا ھوا
(۴۹) کہ لے کر نظام الملک فوج سات
چل آتا ھے سیدھا دکھن کیم بات
(۵۰) سو ایتے میں آ کوئی خبر یوں دیا
کہ او ترا نظام الملک نربدا
(۵۱) تمن سات ھے جنگ ھشیاری کرو
لڑائی کی بیگی تیاری کرو
X (۵۲) سنا ھور رھا دل میں اپنے عجب
لڑائی ھمن سات کیا ھے سبب
(۵۳) ھوی بات سید پہ تحقیق جب
بلا بھیج ارکان دولت کوں سب

---

(۴۴) ن/ب شکل جس کی نہا روں سمن نھارا لگے
چلن چال سکلیاں بھی نھارا لگے

(۵۴) دعایاں اسم سب پڑھانے لگے (ن)
کہ نذراں بزرگاں چڑھانے لگے
(۵۵) پکانے لگے ہر جنس کے طعام
کھلانے لگے دم بدم صبح شام
(۵۶) ہتی ہور گھوڑے تصدق دیے (ن)
جو کچھ لازماں تہا یو سب کچھ کئے
(۵۷) تصدق دعا یاں اتارن لگے
روپے اشرفیاں اتارن لگے (ن)
(۵۸) جہاں (لگ) قطب غوث اور پیر تھے
جہاں لگ ولی خاص گنبھیر (ن) تھے
(۵۹) جہاں لگ جو کوئی صاحب ہوش تھے
زمانے کی گردش (ن) کے سرپوش تھے

---

(۵۴) ن/ب نذر جا بجا جب چڑھانے لگے
دوعایاں اسم تب پڑھانے لگے
(۵۶) ن/ب ہتی اونتھ گھوڑے تصدق کئے
جو کچھ جگ میں کرناسوان سب کئے
(۵۷) ن/ج روپے خوان بھر بھر کے وارن لگے
(۵۸) ن/ج خامیر
(۵۹) ن/ب ج آفت

ب(۶۰) جہاں لگ مقرب تھے درگاہ کے
جہاں لگ ولی خاص اس راہ کے (ن)

(۶۱) مدد مانگ سب (ن) سوں کیتا سوال
جہاں لگ قلندر تھے اہل کمال

(۶۲) میں فرزند علی کا ہوں آل رسول
کرو عرض میری تم اپتی قبول (ن)

(۶۳) پڑی ہے مجھے آ کے مشکل محال
تمہیں مل کے سب ایو مجکوں سنبھال

(۶۴) رکھو لاج مردوں کے میدان میں
اچھے جان جب لگ میری جان میں (ن)

(۶۵) خدا باج نا کوئی مجھے یار ہے
اسی کے کرم کا مجھ آدھار ہے

(۶۶) بلا پھر نجومی کُھلایا نجوم
کہو غلغہ کیا ہے کیا دھام دھوم (ن)

(۶۰) ن / ج — جہاں تک جوتھے خاص اس راہ کے

(۶۱) ن / ب ج — سکلیاں

(۶۲) ن / ب ج — کرو عرض میرا تم اتنا قبول

(۶۴) ن / ب — اچھے جھو ...... الخ
ن / ج — اچھے جان جب تئیں الخ

(۶۶) ن / ب ج — کہو کیا ہے یہ غلغہ کیا ہجوم

(۶۷) کہو دن یو کیا ہے ستارہ ہے کون (ن)
فتم کس کی ہے اور آوارہ ہے کون
X (۶۸) وو آیا ہے کیوں کس طرت چال ہے
کہو عاقبت کوں سو کیا حال ہے
X (۶۹) ہے غالب ہمنا پر یا مغلوب ہے
سنا دو شتابی جو کچھہ خوب ہے
(۷۰) اچھے کا رمل میں سو سب بول دیو
بھلا اور برا ایک بیک کھول دیو
Xب (۷۱) نوازونگا تم کوں کرونگا نہال
اڑھاؤنگا تہنا دوشالے و شال
(۷۲) کہے تب نجومیاں نے سب خیر ہے (ن)
ستاروں کی گردش کا تک پھیر ہے
(۷۳) یقیں ہے ہمن کوں فتم پاؤگے
فتم پاکے بیگی سوں پھر آؤگے (ن)
(۷۴) پوچھا بات بعضے فقیر اں بلا
تمھاری اس بات میں کیا صلا (ن)

---

(۶۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہو دن ہے کیسے ستارہ ہے کون

(۷۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہے سب نجو میاں نپٹ خیر ہے

(۷۳) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ فتم پا کے بیگی سوں گھر آؤگے

(۷۴) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ سلا

(۷۵) کہے سب فقیراں سن اے نواب (ن)
شہر چھوڑ جانا نہیں ہے ثواب

(۷۶) نجومی کہے ہیں خوش آمد کی بات
کہاں علم کامل ہے ان بیچ (ن) ہات

(۷۷) نہ امراو کوئی صاحب فوج ہے
سپاہی نہ کوئی صاحب اوج ہے (ن)

(۷۸) نوی فوج لشکر نوا ہے (ن) سپاہ
دغا ہے دغا ہے دغا خواہ مخواہ

(۷۹) اٹھے بول یاراں سبھی اور شاہ
یو کیا باب ہے تمنا بوجھو صلاح

X (۸۰) اچھیں خیر خواہی میں مستقیم
اوسے بس کفایت کریگا غنیم

---

(۷۵) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ کہیں تب فقیروں نے سن اے نواب
شہرچھوڑ جانےمیں نہیں کچھ صواب

(۷۶) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ کہو ان کے

(۷۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ شتابی کے کرنے میں کیا بوجھ ہے

(۷۸) $\frac{\text{ن}}{\text{ب ج}}$ کل

(۸۱) سپاهی نجانوں (ن) کہ کل باگ ھیں
صف جنگ سیں ایک سوں (ن) یک آگ ھیں
(۸۲) سکت کیا جو کوئی روبرو ہو سکے (ن)
زمین چھانڈ کے کوئی نہ ھرگز ٹلے
(۸۳) شجاعت سیں (ن) یک زور (ن) بازو کریں
پہاڑاں اچنبیں تو (ن) تر ازو کریں
(۸۴) کہ یو فوج ھے آج دشمن شکن
اگر ھوے جمع ھند سارا دکھن (ن)
(۸۵) کریں تل اوپر مار تلوار سوں
سگل فوج لشکر کے سردار کوں (ن)

---

(۸۱) ن/ب نہ ہو جو
ن/ب سے، ن/ج تیں
(۸۲) ن/ب سکت کیا جو کوئی روبرو ہو، کھڑا
ج کھڑا ہو تو چھڑیوں سیں دینگا اُڑا
(۸۳) ن/ب سوں، ن/ج تیں
ن/ب کر ج
(۸۴) ن/ج اگر ھو جمع ھند، اگر سبھہ دکھن
(۸۵) ن/ب سگل فوج اور ان کے سردار کوں

X (۸۶) لڑیگا وو هی مرد میدان میں
شجاعت هے جس مرد کی شان میں

X (۸۷) قدیموں کی اپنے کرو دلبری
یو هے بات بهاری نهیں سرسری

(۸۸) قدیماں کا اس واسطے مان هے
سمجهیا هے وو جس میں کچهه گیان هے

(۸۹) رهے هو کے تم شاه اندیشه ناک (ن)
تمهارا هے حافظ وواب ذات پاک

(۹۰) یوں ڈر(ن) دل میں مت لاؤ(ن) اس بات کا
بهروسه همن کوں هے اس سات کا(ن)

(۹۱) فتح هے فتح پر فتح کار هے (ن)
عزیزاں تمهارا خدا یار هے (ن)

(۹۲) کهے سن کے نواب نے ایتی (ن) بات
که مرنا و جیونا هے سب رب کے هات

---

(۸۹) ن/ج رهے شاه تب هو کے الخ
تمهارا هے حافظ و هی ذات پاک

(۹۰) ن ۱ — برا ن ۲ — لینا
ن/ب بهروسه نهیں هم کوں اس سات کا
ن — فتح هی فتح پن بڑا ساز هے

(۹۱) ن/ب — فتح هی فتح هے میری یار هے

(۹۲) ن/ب ج — اتنی

(۹۳) جو یاری دے ھمدا نکل جاے گا (ن)
جئے لگ وو دنیاں میں پچتاے گا

(۹۴) سجھی عار ھے عار انکار ھے
کہ تحقیق مرنا سزا وار (ن) ھے

(۹۵) کروں گا جوکچھہ مجھہ سوں ھوآوے گا
یہی نام مردوں کا رہ جائے (ن) گا

(۹۶) نکاہ داشت کی خوب کرنی کئے (ن)
نکلنے کی بیگی اوتاولی کئے

X (۹۷) کسب چھوڑ بہوتوں نے گھوڑے لئے
سپر بانک بہوتوں نے توڑے لئے

X (۹۸) یونہی دیکھنے کے لڑن ھار نہیں
یو ھے مارکا * سخت بیوپار نہیں

(۹۹) کروگے جو کچھہ سو سمجھہ کر کرو
ھماری نصیحت یو دل میں دھرو

---

(۹۳) ن — جو بازی دی ھمنا کوں مل جاے گا
ج جئے تک وہ دنیا موں بچ آے گا

(۹۴) ن — ج سو یک بار

(۹۵) ن — ب یہی نام دنیاں میں رہ جائیگا

(۹۶) ن — ب اندیشہ سوں کل دل کو خالی کیا
کہ چلنے کی بیگی شتابی کیا

(۱۰۰) اٹھے بیگ بیگی سوں گھر میں گئے
ادب سوں کھڑے پاس ماں کوں کہے

(۱۰۱) کہ تم ماں میں فرزند بڑے مان کا (ن)
بڑے پیار (کا) ہور بڑے (ما) ن کا

(۱۰۲) سنو تم کہ دلی بہت دور ہے
ہمارا اسم جگ میں مشہور ہے

(۱۰۳) نظام الملک کی خبر ہے گرم
نہیں اب تو رہتی نہ دستی شرم

(۱۰۴) حکم ہووے تو بہار تدبیرا کروں
برہان پور لگ ایک پھیرا کروں

(۱۰۵) میں پوتا ہوں اس شیر مردان کا
ہوں فرزند نور الدین علی خان کا

(۱۰۶) مجھے بیٹھنا شہر (ن) میں ننگ ہے
اگر آج رستم ستی جنگ ہے

(۱۰۷) یو سن کے کہیں گے سو قطب الملک (ن)
دکن میں گیا تھا نظام الملک

(۱۰۸) یو سن کے تعجب کریں گے نواب
کہ فرزند عالم علی کامیاب

---

(۱۰۱) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ تمن ماں میں فرزند ہوں لاڑ کا
بڑے مان کا ہور بڑے پیار کا

(۱۰۶) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ رہنا بڑا $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ بیٹھ رہنا بڑا

(۱۰۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ ہنسیں گے مجھ اُپر آں قطب الملک

(۱۰۹) ترا جیو کوں اور نکل نا سکا
شجاعت کا ناموس کچھ نا رکھا (ن)

(۱۱۰) دنیاں میں دوبارا کچھ آنا نہیں
یو دنیا جنم لگ تھانا (ن) نہیں

(۱۱۱) اگر ہے حیاتی تو پھر آویں گے
فتح پا کے پھر موہ کوں دکھلائیں گے (ن)

(۱۱۲) اپس دل میں ہمنا بسارو (ن) نکو
دعا میں اچھو' نت بسارو نکو

(۱۱۳) پکڑ ہات سونپو خداوند کوں
رہو عیش آرام (ن) آنند سوں

(۱۱۴) کہی ماں نے کیوں کر رضا دیوں تجھے
دکھن میں تیرے باج نہیں کوئی (ن) مجھے

---

(۱۰۹) $\frac{ن}{ب}$ نا کیا

(۱۱۰) $\frac{ن}{ج}$ توکانا

(۱۱۱) $\frac{ن}{م}$ فتح ہو تو مکھ آکے دکھلاویں گے

(۱۱۲) $\frac{ن}{م}$ اتارو

(۱۱۳) $\frac{ن}{م}$ و

(۱۱۴) $\frac{ن}{م}$ ہے کون

(۱۱۵) خدا باج هم کوں سنگاتی نہیں (ن)
مجھے مصلحت یو کچھ بھاتی نہیں

(۱۱۶) لہنا نا بڑا کوئی نہیں سات ہے
تولڑنے کوں جانا یو (کیا) گھات ہے (ن)

X (۱۱۷) قسم ہے تجھے سیر نواب کا
ہے سوگند تجھے میرے ماں باپ کا

X (۱۱۸) میرے دل منے وہم وسو اس ہے
میرے پاس ... ... *

X (۱۱۹) مجھے چھوڑ توں جا اکیلا نکو
یو جانے کا دل میں فکر نا کرو

(۱۲۰) بجد هو بجد (۲ن) ماں کوں راضی کئے (ان)
بہر حال چلنے کی رخصت لئے (ن ا)

X (۱۲۱) میری ننگ و ناموس اور لاج کا
کہا ہے قسم تجھ کوں معراج کا

---

(۱۱۵) ن/ج خدا باج کو تجھ کوں ساتھی نہیں

(۱۱۶) ن/ج توں جاتا ہے لڑنے یہ کیا بات ہے

(۱۱۸) * نسخہ ا میں یہ شعر ناتمام ہے بقیہ
دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں—

(۱۲۰) ۲ن/ج بہ جد و جہد ان/ج کیا — لیا

X (۱۲۲) تیرا ملک تجھہ کوں مبارک اچھو
مدد تجھہ کوں ...... * مبارک اچھو

(۱۲۳) چھہ سوار اوس وقت سید کے پاس (ن)
سپاهی قدیم تھے و گھر کے خواص

(۱۲۴) توکل کیا اور کیا دل کوں تهیت
میں سید هوں اب کیا دکھاؤنگا پیت

(۱۲۵) بلاے شتابی سوں دیوان کوں
کہا تم لکھو خط علی خان کوں (ن)

(۱۲۶) دکھن میں تمہی مرد هینگے مشہور (ن)
شتابی سے هم پاس آنا ضرور

(۱۲۷) جلد آؤ اور مہربانی کرو
رفاقت سوں دل جانفشانی کرو

---

(۱۲۲) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام هے بقیہ
دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں -

(۱۲۳) ن/م — چھہ سوارا اس وقت سید کے پاس
سپاهی و چیلا و کل عام و خاص
(پہلے مصرع میں کچھہ غلطی هوگئی هے)

(۱۲۵) ن/م — کیا اب لکھو خط امین خان کوں

(۱۲۶) ن/م — دکھن میں تمہیں مرد هوکے مشہور
شتابی همن پاس آنا ضرور

(۱۲۸) کہ یو وقت ھے اب کام کا
تمھاری شجاعت کے ننگ نام کا (ن)

(۱۲۹) جو کچھہ تم کہوگے یہ سب ھے قبول
ھے شاھد ھمارا خدا کا (ن) رسول

(۱۳۰) چلانے لگے جا بجا تھار تھار
روانہ کئے قاصداں ایک بار

(۱۳۱) نگہ داشت (ن) کا خوب گرمی کئے
جنے جو منگیا سوئیچ اس کوں دیے

(۱۳۲) اتھا باروان (ن) ماہ رجب کا چاند
چلیا گھر سے شمشیر بکتر کوں باند

X (۱۳۳) زرہ بکتراں پاک کرنے لگے
جہاں کے تہاں خوب سرنے لگے

X (۱۳۴) کھانا و ترکش سنکا بے شمار
لگے باتنے فوج میں ایک بار

X (۱۳۵) شہر میں ڈھنڈورا پھرایا تمام
جہاں لگ سپاھی اچھے نیک نام

---

(۱۲۸) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ تمھاری شجاعت و ننگ نام کا

(۱۲۹) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ و

(۱۳۱) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ نگہہ داش

(۱۳۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ اتھی باروین

X (۱۳۶) پنجارے قصای و سبزی فروش
اتھے دیکھہ دل میں ھوا سب کوں جوش

X (۱۳۷) کہ کنجڑے بھٹارے و دھوبی حجام
بھڑای بہشتی لہار کئے آ سلام

X (۱۳۸) کمر باندھہ ٹٹو پر اسوار ھو
لے نعل بند .... ھات دھو *

(۱۳۹) کہا جا کے ڈیرا دیو میدان میں
معہدی باغ کے خوب (ن۱) اڑچان (ن۲) میں

(۱۴۰) نقارے دمامے بجاتے چلے
روپے اشرفیاں (ن) لٹاتے چلے

Xب (۱۴۱) دسے یوں سردار ساراں منے (ن)
دسے چاند سارا ستاراں منے

(۱۴۲) کیا جالے ڈیرے میں وودو (ن) مقام
کرے ملک (ن) تدبیر ھر صبح شام

---

(۱۳۸) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام ھے،

(۱۳۹) ن۱/ج نزک معہدی باغ ن۲/ب ج انچان

(۱۴۰) ن/ج لٹی

(۱۴۱) ن/ج دسے هوں اوہ سردار ساریاں منے
ج کہ جیوں چاند ھے کل ستاریاں منے

(۱۴۲) ن/ب بارہ، ن/ج چار ایک
ن/ب ج فکر

(۱۴۳) جہاں لگ تھے نوکر سپاہی امیر (ن)
بلا کر کہے خان روشن ضمیر
(۱۴۴) شہر چھوڑ ڈیرا میں باھر دیا (ن)
توکل خدا مصطفے پر کیا
(۱۴۵) کہ تم ہو سپاہی میں سردار ہوں
بھلے اور برے کامیں غمخوار ہوں (ن)
(۱۴۶) کہاں ہند یاراں کہاں ہے دکون
کہاں خویش قربت کہاں ہے وطن (ن)
Xب(۱۴۷) کہاں سوں کہاں اور (ن) کدھر سوں کہاں
کدبارے (ن ا) سوں قسمت نے لائی (ن ۲) یہاں

---

(۱۴۳) ن/ج جہاں لگ تھے سردار، جودھان، بلی
بلا کر کہا سید عالم علی

(۱۴۴) ن/ب دیا

(۱۴۵) ن/ج بھلا، یا برا سب کا غم خوار ہوں

(۱۴۶) ن/ج بارھا
ن ج/ب کہاں خویش قریب (اور) کہاں ہیں ہمن

(۱۴۷) ن/ج سوں
ن ۲/ج لے آی ن ا/ج ہا رھے

(۱۴۸) عزیزاں ! میں عالم علی خان ہو ں
جوانی میں سگلیاں میں باجان ہوں

(۱۴۹) جوانی کا کچھ دل میں غم نہیں مجھے
مرن اور جیون کا و ھم نہیں مجھے

Xب (۱۵۰) میرے دل کوں رحمت سوں شاباش ھے
جوانی میں جیو کا (ن) بڑی آس ھے

(۱۵۱) جیو ں وو بھلا جو انگے لا ج ھے
وگر نہیں تو کیا تخت اور تا ج ھے

(۱۵۲) جئے لگ ھو یاراں میرے سات میں (ن)
رھو وقت جن (جنگ) کے میرے ھات میں

(۱۵۳) جدھر مار کا آ پڑ یکا وھاں (ن)
(ن) جدھر کے تدھر بار کرنا وھاں

(۱۵۴) کرو مردہ سی (ن) دل کوں مردا نگی
ھے مشہور مردوں کی مردا نگی

---

(۱۵۰) $\frac{ن}{ج}$ جیونا

(۱۵۲) $\frac{ن}{ب}$ جو لگ ھیں یاراں میرے ھات میں
اچھو وقت جنگ کے میرے سات میں

(۱۵۳) $\frac{ن}{ب}$ جدھر معرکہ آ پڑ یکا ندان
$\frac{ن}{ج}$ وو ھرایک ھو کر سوکرنا وژان
ادھر ایک دل ھو کے کرنا ندان

(۱۵۴) $\frac{ن}{ج}$ مردو ھو

(۱۵۵) * هے یاراں(ن) کا کل جگ سنے ننگ نام
میں منگتا خدا سوں یہی صبح شام
(۱۵۶) جو آیا هے وو پهر کے مرجائیگا (ن)
نه کچهه سات لایا نه لے جائیگا
X ب (۱۵۷) خبر سن مقاماں کی ماں مهربان
ترپنے لگے دیکھنے جهو پران (ن)
X ب ج (۱۵۸) گئی شهر کے باهر جاکر ملی (ن)
نپٹ آرزو سون لگا ے لگی
(۱۵۹) کهے ماں سوں میں پهر تم کوں کهاں پاؤنگا
اگر جنگ میں سوں میں پهر آؤنگا

---

(۱۵۵) $\frac{ن}{ب}$ هے بارے کا کل هند میں نیک نام
میں منگتا هوں نت آبرو صبح شام
* هے کی بجاے غالباً رهے زیادہ موزوں هو گا
(۱۵۶) $\frac{ن}{ب ج}$ جو آیا هے سو پهر وہ مر جائیگا
(۱۵۷) (ن) ترپنا لگا جیو اور سبهه پران
(۱۵۸) $\frac{ن}{ج}$ گئی شهر کے باهر سے جا ملی
نپٹ آرزو سوں لگایا گلی
(۱۵۹) $\frac{ن}{ج}$ اگر جگ میں سو باز پهر آوں گا

(۱۶۰) عبث پھر کے تصدیع کیسے تمن
پھر آتے تھے بیگی شتابی ھمن

(۱۶۱) نکو دل کوں تم بیقراری کرو
شہر کی طرف اب سواری کرو

(۱۶۲) کہی ماں نے نہیں چین دل کوں مجھے
میں دیکھو نگی پھرکرسوئس دن تجھے

(۱۶۳) کروں کیا مجھے صبر آتا نہیں
تیرے باج مجھ کچھ سو بھاتا نہیں

(۱۶۴) یک یک دن مجھے ھے اک اک سال کا
خدا کوں خبر ھے میرے حال کا

(۱۶۵) نصیباں سوں کیا ھے نہیں کچھ خبر
کہ جیوناں ھوا ھے مجھے جیوں زھر

(۱۶۶) منگاو سر و پا و دستار دیو
میرے روبرو جواب بھرسب کوں دیو

(۱۶۷) لے (ن) آئے سرو پا و بڑے مول کی
زر زر کشی و صات لئی مول کی

(۱۶۸) بولاے لطیف خان (ن) عمر خان کوں
محمدو بیگ کوں او متّھے خان کوں

---

(۱۶۷) (ن) بلا کر

(۱۶۸) $\frac{ن}{ج}$ لطف خان

(۱۶۹) زاهدخان جہاں لگ آتھے اس پاس (ن)
پھر ا ے ... ...

(۱۷۰) سروپا و ہر یک کوں سو دینے لگے
سلام اور تسلیم لینے لگے (ن)

(۱۷۱) کہی بعد ازاں سب کوں سوگند ہے
کہ عالم علی مجکوں دلبند ہے

(۱۷۲) نمک کی شرط سب بجا لاو گے
سو وہیں پھر کے سب مرتبا پاوگے (ن)

(۱۷۳) خدا تم سبھوں کا نگہبان ہے
بڑی بست دنیا میں ایمان ہے

(۱۷۴) کئے عہد ساریاں نے سوگند کھا
کہ مالک ہمارا دلوں کا خدا

(۱۷۵) جب لگ * تن منے جیو ہے دمبدم (ن)
اچھیں گے حضوری میں ثابت قدم

---

(۱۶۹) ن/ج جہاں لگ تھے سردار تے روشناس
بلا بھیج کر سب کے آئیں پاس

(۱۷۰) ن/م بجالاے تسلیم، لینے لگے

(۱۷۲) ن/ج تو دل سا چھہ پھر ... ...

* جلگ ہونا چاہئیے
(۱۷۵) ن/ج جب لگ جیوتن موں ہے او دم میں دم

(۱۷۶) قدم سوں قدم هات سوں هات جور
رهیں گے که جب هووے دشمن کا زور (ن)

(۱۷۷) همن دل سوں قربان هیں جاں نثار
رکھو دل کوں صاحب تمہیں برقرار

(۱۷۸) کہی آفریں تم نمک خوار هو
وفادار بے شک و غم خوار (ن) هو

(۱۷۹) کیے ماں کوں تسلیم دیتی سلام (ن)
کیے کوچ بیگی سوں بس والسلام

(۱۸۰) چلے هو که بیگی اوتر گھات کوں
لیکر لاو لشکر بڑے تهات سوں

(۱۸۱) گیے ایدلاباد ڈیرا کیے
ندی دیکھہ کر یور ستی کئیے

(۱۸۲) کہے فوج اپنی کا کیا هے شمار
جو دیکھے تو موجود چالیس هزار

(۱۸۳) تھے انمے شتر نال گنج ذل بان
سنے کوئی شلک تو جاوے پران

ن کریں گے جب لگ هوگی دشمن کی سوز
(۱۷۶) — (کریں گے کی جگهه لڑیں گے اورجب کی
ج جگهه جلگ هونا چاهئے

(۱۷۸) ن — دلدار
ج

۱۷۹ ن — وداع هو پراں ماں کو کیتا سلام
ج (پراں کی جگهه بزاں هونا چاهئے

(۱۸۴) تھے توپاں ایتے رھکلے بے شمار (ن)

....

(۱۸۵) نظام الملک پر ہوا جب یقین
کہ اب جنگ ثابت ہے بے کاف وشین

(۱۸۶) کھلا کر دو بھیجا سلام اور دعا (ن)
لڑائی میرے سات کیا ہے نفا

(۱۸۷) کھے ہیں دکھن میں مجھے صوبہ دار
لڑائی کا ست دیو دل سوں بچار

(۱۸۸) چلے جاو سیدھے ہندوستان کوں
چچا پاس اپنے تم آمان سوں

(۱۸۹) میں لڑکے سوں کیا تیغ بازی کروں
بھلا ہے جو کچھہ کارسازی کروں

(۱۹۰) سنا جب خبر سید عالی جناب
کہا دیو بیگی سوں اس کا جواب

(۱۹۱) ننھی عمر ہے پن میں لڑکا نہیں
کسی بات کا دل میں دھڑکا نہیں

(۱۹۲) میں سیدھوں تم دل میں کہا لائے ہو
میرے ملک پر چلکے کیوں آئے ہو

---

(۱۸۴) ن — رھکلے و توپاں تھے اتلے سنکات
ج کھے کیا نہیں کوئی کہنے کی بات

(۱۸۶) ن — کہا یا سلام اور کہا یا دعا
ج که لڑنا مرے ساتھہ کچھہ نہیں نفا

(۱۹۳) مجھے عار ہے عار ! ننگ (ن)
چلے آو بیکی نہ لاؤ درنگ
(۱۹۴) اگر لاکھہ دو لاکھہ فوجاں ملیں
کہ (جس سے) طبق سب زمیں کے ہلیں
(۱۹۵) میں وو شخص ہوں جو تلن ہار نہیں
شجاعت میری کس پر اظہار نہیں
(۱۹۶) اگر ہے حیاتی تو غم نہیں مجھے
اگر موت ہے تو وہم نہیں مجھے
(۱۹۷) جو مارا ہے قسمت میں میرے قلم
نہووے زیادہ و ناں ہووے کم (ن)
(۱۹۸) رضا پر میں راضی ہوں جو ہے رضا (ن)
وہی ہوئیگا جو کریگا خدا
(۱۹۹) میں راضی رضا پر ہو باندھا کمر
رکھا ہوں میں القصہ حق پر نظر
(۲۰۰) خدا کا کرم مصطفے کی پناہ
میں رکھتا ہوں اس بات پر سب نگاہ

---

(۱۹۳) ن/ج — مجھے عار ہی عار ہے عار ننگ

(۱۹۷) ن/ج — نہو کا زیادہ نہووے کا کم

(۱۹۸) ن/ج — میں راضی رضا پر ہوں جو کچھہ رضا
وہی خوب ہے جو کرے کا خدا

(۲۰۱) پھر حال لے فوج اُتریا ندی (ن)
پکڑ دل میں دعوی وو دندی بدی
(۲۰۲) ایدھر سوں یو لشکر اودھر سوں وو فوج
پڑی آکر جس میں سمندر کی موج (ن)
(۲۰۳) تفاوت رہا کوس دو چار کا
حکم تب ہوا اس جو کرتار کا
(۲۰۴) حکم تب ہوا صاحب ذوالجلال (ن)
برسنے لگیا رات دن برشکال
(۲۰۵) کتیک دن سو گزرے اسی بات کوں
دیا کوئی خبر آ ادھی رات کوں
(۲۰۶) صبا جنگ ہوئیگا یو ہے خبر
یہی ذکر لشکر میں ہے گھر بہ گھر
(۲۰۷) کہا جھوٹ ہے کر کیا اعتبار (ن)
ہمارے ہیں جاسوس ہر تہار تہار

---

(۲۰۱) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ پھر حال اوہ فوج اتری ندی
پکڑ دل سنے دند دعوی بدی

(۲۰۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ پڑے ان نزک جوں سمدر کی فوج

(۲۰۴) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ نپت داب آبی لگے تب ابھال

(۲۰۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہا جھوٹ ہے یا نہیں کیا اعتبار
ہمارے ھہں جاسوس بھی ہوشیار

(۲۰۸) نجانے کہ جاسوس و قاصد تمام
هوے هیں نظام الملک کے غلام

(۲۰۹) تهی تاریخ چهٹی ماه شوال کی
بڑی نحس تر سخت جنجال کی

(۲۱۰) اتها روز ایتوار کا نابکار
گهڑی تهی وو مریخ کی آشکار (ن)

(۲۱۱) تهی ساعت او ساعت بہت خوں فشاں
ستارہ زحل کا اتها بے گماں

(۲۱۲) صبح کے وقت سید نیک نام
اوتها بولتا هوا یے خوش کلام (ن)

(۲۱۳) کهو کیا خبر آج هے دوستاں
اُتها بول بیگی سے عباس خاں

(۲۱۴) خبر جنگ کی آج هے تهار تهار
یهی غل هے سب فوج میں آشکار

(۲۱۵) سو جاسوس ایسے میں آیا شتاب
پسینے میں دستا هے جیوں غرق آب

(۲۱۶) کهڑا هو کے بولیا کہ اے دستگیر
نظام الملک فوج لے کر کثیر

(۲۱۷) نقارا کرایا هے اے قبلہ گاہ
حکم کر جو تیار هووے سپاہ

---

(۲۱۰) ن/ج — اشکبار

(۲۱۲) ت/ع — اتها اور لگا بولنے خوش کلام

(۲۱۸) وو عالم علی سید مہرباں
شجاعت کا ظاهر هے جس میں نشاں
(۲۱۹) سنا سو تبھہ بکتر منگا یا شتاب
هوا مستعد خاں عالی جناب
(۲۲۰) کہا لاو میرا جو کچھہ ساج هے
مجھے کام دشمن ستی آج هے
(۲۲۱) کٹاری و نیزہ و شمشیر لاو
جو ترکش هیں خاصے سو بیگی منگاو
(۲۲۲) منگاو میرا خود توڑا منگاو
میرے خاص گھوڑوں کوں پاکھر لگاو
(۲۲۳) منگاو کمانان میری سات کیاں
کہ هیں رات دن وو میری هات کیاں
(۲۲۴) منگاو سپر آهنی پھولدار
کہ رهتے هیں وو نت میرے گلے میں هار*
(۲۲۵) منگاو میرا بانک خنجر سانگاو
میری خاص پالکی کوں جھالر لگاو
(۲۲۶) میرے هاتی کوں جاکے صندل لگاؤ
وقت لئی هوا هے درنگ مت لگاو
(۲۲۷) کیا جا غسل کر اوٹھایا دو هات
کہا یا نبی سرور کائنات
(۲۲۸) تمن کوں میری آج یو لاج هے
مدد کوی تم بن نہیں آج هے

---

(۲۲۴) ۱ ●

(۲۲۹) کمربانده بہاتا اشکوں پنہال (ن)
لگیا پونچھنے موکوں دے دے رومال
(۲۳۰) کہا لا وحقا دو دم ذوق ہے
کہ حقے سوں ہمنا بڑا شوق ہے
(۲۳۱) خبردار اتنے میں لایا خبر
کہ بیٹھے ہو کیا سیہ شیر نر
(۲۳۲) نظام الملک فوج کل سات لے
تمہارے امیراں کے دل ہات لے
(۲۳۳) کیا ہیگا سب فوج بندی سمہال (ن)
فتح دیوے تمناں کوں رب ذوالجلال
(۲۳۴) اگر نہیں خبر کس کوں کچھ علم غیب
سبہوں کا سودستا ہے دل پر فریب (ن)
(۲۳۵) سنا سوئیچھ قاصد کوں جھڑکا دیا
حقا سامنے تہا سو سر کا دیا
(۲۳۶) کہا لوگ میرے وفادار ہیں
میں چاکر سمجھتا نہیں یار ہیں
(۲۳۷) سبھی ایک جیو ہیں و سب ایک تن
شجاعت منے ہینگے یک یک رتن

---

(۲۲۹) $\frac{ن}{۴}$ کمربانده ہتیار اس کو سنبھال

(۲۳۳) $\frac{ن}{۴}$ کہا تم اوپر فوج بندی سون چال

(۲۳۴) $\frac{ن}{۴}$ بالکل قریب

(۲۳۸) یو دانے تسبیح کے میں اسام
رهیں ایک هوکرسوهل‌مل‌مدام (ن)

(۲۳۹) میرے سات کیونکر جدای کریں
مجھے چھوڑ کیوں روسیا هی کریں

(۲۴۰) لوٹایا هوں اون پر یو سب ملک مال
نظام الملک کیا کر یکا نہال

(۲۴۱) اوتھا بول سب کوں سواری کرو
دنیا سہل هے دل سوں یاری کرو

(۲۴۲) رفاقت کرو زندگی سہل هے (ن)
شرافت میں نامردی جہل هے

(۲۴۳) خدا کے کرم کا هوں امید وار
رکھے لاج میری سو پرور دگار

(۲۴۴) میں‌سیدهوں‌اُن‌دل‌میں‌کیالاےهیں(ن)
میرے گھر پہ ناحق خلل لاے هیں

(۲۴۵) خدا هات انصات مانو تمیں
قتم هے هماری سو جانوں تمیں

---

(۲۳۸) ن/ج — رهیں ایک دهاگے میں هل مل مدام

(۲۴۲) ن — هنسا مت کرو زندگی هے سہل
ج — شرافت میں مت‌لیو اپنے خلل

(۲۴۴) ن — میں سیدهوں‌او مجھہ‌پہ‌چل‌آےهیں
ج — مرے گھر پہ ناحق بلا لاے هیں

(۲۴۶) یکا ایک اللہ کار (ن) پیدا ہؤا
نظا ماں کا لشکر ہویدا ہوا

(۲۴۷) ہوی ہانک لشکر میں چاروں کدن
زمیں تھر تھری اور لرزا گگن

(۲۴۸) کھڑا چڑھ کے ھودے کہاں کوں سمہال (ن)
کہا جوش میں یوں انکھیاں کرکے لال

(۲۴۹) نپٹ کر کر شوخی یو چل آے ہیں
مجھے کیا مگر موم کا پاے ہیں

(۲۵۰) زمیں دھس کے غرقاب ہو جاے کا
گگن ٹوٹ کر سر اُپر اوے کا

(۲۵۱) لڑوں یا مروں یار فو جاں چلاؤں•
میں عالم علی لہو کی ندیاں بہاؤں

(۲۵۲) بحق خدا وند پروردگار
جب†لگ تن میں جیو ھے کروں کار زار

---

(۲۴۶) ن/ج — دھو ندو کار

(۲۴۸) ن/ج — کھڑا ھو کے جذبی سیلما نکال

(۲۵۱) • نسخہ (ج) میں چلاؤں اور بہاؤں کی جگہ
چلاؤ اور بہاؤ ھے اور دوسرے مصرعے
میں میں کی جگھہ تو ھے —

(۲۵۲) † تینوں نسخوں میں جب لگ ھے
لیکن میری راے میں جلگ ھونا چاھئیے ۔

(۲۵۳) هراول کیا هے غالب خاں (ب) کوں
دیا سا تهه سلیم خاں متّهے خاں کوں
(۲۵۴) دلیل خاں، محمدی بیگ مرزا علی
جہاں لگ تهے سردار جو دھا بلی
(۲۵۵) کہا تم هر اول کے سب سا تهه جاؤ
هراول کوں اس سات بیگی ملاؤ
(۲۵۶) امیں خاں کوں بولے که سن لیو بات
تمیں فوج کا مل لے جاو سنگات
(۲۵۷) چلو مہربانی سوں سیدهی طرف
تمهاری شجاعت میں کچهه نہیں حرف
(۲۵۸) نہیں کوئی ثانی تمهاری مثال (ن)
یہی بات تحقیق بے قیل و قال
(۲۵۹) امیں خاں کہے رہ میں دستاخلل (ن)
کیا دور هما را هر اول نکل
(۲۶۰) مدد کو هو آئے تو کچهه کر دکهاؤ
هو بےشک اپس دل میں کهاندا چلاؤ
(۲۶۱) تلو کے تو سب فوج تل جا ئیگی
بلا مجهه اکیلے اوپر آ ئیگی

---

(۲۵۳) ب/ج — منور خاں ن/ج — متهور خاں

(۲۵۸) ب/ج — تمیں مرد دکنی میں هو بے مثال

(۲۵۹) ن/ج — کهڑے هو کے رهلے موں دستا خلل

(۲۶۲) وهی هوئیگا جو هے رب کی رضا
که میں هوں عزیزاں میں سینے صفا (ب)

(۲۶۳) عمرخاں کوں بولے رهو دست چپ
مرهٹے کی لے فوج کوں سات سب

(۲۶۴) تمهاری میری کچهه جدائی نهیں
تمهیں خویش هو کچهه سپاهی نهیں

(۲۶۵) تمهاری میری شرم سب ایک هے
کروگے وهی جس میں جو نیک هے

(۲۶۶) دنیاں میں دوبار کچهه آنا نهیں*
یو دنیا جنم لگ تهکانا نهیں

(۲۶۷) اگر هے شرم سو یچ جینا بهلا
وگر نهیں زهر کها کے مرنا بهلا

(۲۶۸) خبردار هو دل میں کچهه ڈر نه لاؤ
که جیوں شرط هے خوب هاتاں چلاؤ

---

(۲۶۲) ن/ب میں هوں سب عزیزاں ستیں باوفا

(۲۶۶)* یه شعر اس سے پهلے بهی آ چکا هے
صرف تهکانے اور تهانے کا فرق هے
نسخه (ب) میں یه شعر اس مقام پر نهیں
نسخه (ج) میں اس طرح هے۔
دنیا دو پهر کی یه جوں چهاؤں هے
جنم لگ کسی کا نه اب تهاؤں هے

(۲۶۹) لئے سات اپنے سوھانے حشم (ن)
چلے خوش ہورکھد(ن) رکھہ کے یک یک قدم
(۲۷۰) سو ایسے میں آکر کہا کوی سوار
ہراول یو بھاری پڑی ھے جو پار (ن)
(۲۷۱) رھی فوج جاں کی تہاں سب تھٹک
(۲۷۲) چلے ھیں جدھر کے تدھر سب بِتھک
(۲۷۳) ھزاراں سوں جودھا آگ سنگ* (ن)
سنا اور چلا جیوں دیوے پر پتنگ
(۲۷۴) جو ھوتا اگر رستم افراسیاب
تو ھرگز نکرتا وہ ایتا شتاب
(۲۷۵) پڑیا ٹوٹ ایسا ھوا سا رکڑک (ن)
کسی بات کا دل منے نہیں تھا دھڑک
(۲۷۶) اوٹھا فوج لشکر کا گرد و غبار
کہ جانو قیامت ھوا آشکار

---

(۲۶۹) ن/ج — رھاسو حشم ن/ج — آھستہ

(۲۷۰) ن/ج — ہراول پہ صاحب کے ھے روز گار

* ایسانسنگ

(۲۷۳) ن/ج — پڑا شور جودھا بڑا پر تھٹک
سنا اور چلایا جیسے بجلی کڑک

(۲۷۵) ن/ب ج — پڑیا ٹوٹ اسمان سوں بجلی کڑک
کسے ماجنی جو سمھالے دھڑک

(۲۷۷) ھوا شور و غل غلغلا فوج میں
سیادت کے دریا رھے موج میں
(۲۷۸) مقابل ھوا اور کہا ھا ئک مار
وطن ھے سپاھی کا کھانڈے کی دھار
(۲۷۹) عجب دن عجب وقت ھے آج کا
بھلے مرد کی قدر معراج کا
(۲۸۰) کہا کاں ھے سردار اس فوج کا
جو دیکھے تماشا میری موج کا
X (۲۸۱) تمھارے بن کامچ اڑیاں ھے (ن)
تلومت یو سرداں کا میداں ھے
(۲۸۲) مجھے بانی گولے سوں کوئی (ن) مت ڈراؤ
نشا ھے تو ھودے سوں ھودا بھڑاؤ
(۲۸۳) لگا مارنے تیر گولی چلاؤ (ن)
کہا فوج کوں سب کی گودی اٹھاؤ
(۲۸۴) چلانے لگے تیر پر تیر کوں
ھزار آفریں مرد کے دھیر کوں (ن)

---

(۲۸۱) ن/ج ملیں ھم و تم ھم کو ارمان ھے

(۲۸۲) ن/ج تم

(۲۸۳) ن/ج لگا مارنے تیر کر کوں پیا
دیا فوج یکبار گی سب ھلا

(۲۸۴) ن/ج مرد رندھیر کوں

(۲۸۵) گزر جا ے بکتر و چلتہ کو ں پھوڑ
زرہ کی کڑ یاں تھا ل کے پھو ل توڑ

(۲۸۶) جسے تھو ساریں ترازو کو یں (ن)
سکت کیا تھی جو زور بازو کریں

(۲۸۷) ھوا دو گھڑی لگ بڑا رن کھندل (ن)
چلی فو ج موں پر سے ساری نکل

(۲۸۸) جو ھودے کے موں پر سے سب تل گئے
پھرا پیٹھ یکبا رگی چل گئے

(۲۸۹) نہیں ہے عزیزا ں یو عا لم علی
مگر آ ج حا ضر ھو ے ھیں علی

(۲۹۰) الہی یو کس نور کا نور ہے
جواں یو شجا عت سوں معمور ہے

(۲۹۱) کیا تب حکم بیگ نو بت بجاؤ
رکھو ڈال قو ی اور گھوڑ ے چلا ؤ

(۲۹۲) رھے دیوں کھڑے جا بجا تھار تھار (ن)
نھنے اور بڑ ے سب پیادے سوار

(۲۹۳) چلا کو ئی مشرق چلا کو ئی غروب
چلا کوئی شمال اور چلا کو ئی جنوب

(۲۹۴) بلا نے لگے فو ج کوں آو رے
قتم ہے قتم کو ی مت جاو رے

---

(۲۸۷) — ن/ج ھواہ دو گھڑی لگ ھزاروں کاتھل

(۲۹۲) — ن/م رھو جیوں کے تیوں ھو کھڑے تھار تھار

(۲۹۵) پھر و ر ے پھر، ندگ سوں دور ہے
نہک کھا کے بھا گے سو مزدور (ن) ہے

(۲۹۶) یو سن کر کہا سید پاک باز
اِتا بس ہے ہمنا مدد کار ساز

(۲۹۷) ہو تھا کا سو کیا اس کی پھر آس ہے
یہ مرنا شہادت مجھے خاص ہے

(۲۹۸) کھڑا رن میں سید اپس ذات سوں
گئی فوج ساری نکل ہات سوں

(۲۹۹) مہاوت کوں بولا کہ ہاتی چلا ؤ
کہا تب غالب خاں کوں دھگی بلا ؤ

(۳۰۰) ہزار آفریں خان عالی قدر
تمہاری ہے مجھ پر مہر کی نظر

(۳۰۱) میں اس فوج کوں ازمایا نہیں
کپٹ اون کے دل کا میں پایا نہیں

(۳۰۲) دغا دے کے مجکوں نکالے شتاب
قیامت میں کیا دیں گے حق کوں جواب

(۳۰۳) محبت کی کچھہ کس منے باس نہیں
دیکھو دوستاں کوی میرے پاس نہیں

(۳۰۴) پھر حال دنیا یہ گزران ہے
لگا رکھہ اب موت سوں دھیان ہے

---

(۲۹۵) ن — مقہور
ب م

(۳۰۵) غالب خاں نے بولے کہ سید انام (ن)
نکو کچھہ کرو فکر اب دل میں خام

(۳۰۶) جب لگ دم میں دم ھے کریں کارزار (ن)
رھیگا جو عالم ملنے یادگار

(۳۰۷) مہر خان (ن) غوری نے بولیا نواب
ملے مل (ن) کے سب یو خانے خراب

(۳۰۸) کیا شیخ اکبر نے (ن) آکر عرض
کہ سر داں ھمیں اب ھوا ھے فرض

(۳۰۹) مقرر ھوا ھے جو تقدیر سوں
مٹا نا سکے کوی تدبیر سوں

(۳۱۰) نواب اب رھا شہر کا دیکھنا
لڑای نہیں اب ھوا پیکھنا

---

(۳۰۵) ن/ب ج — اسام

(۳۰۶) ن/ج — لڑیں جان نثار

(۳۰۷) ن/ب — ناھر خاں غوری کوں بولے نواب — ن/ج ناصر خاں

پلے پل
تلے تل

(۳۰۸) ن/ب — شیخ فیض — ن/ج فیضو

(۳۱۱) اسی گفتگو میں کہ تھا یو بچار
پھری فوج سید کی کل ایکبار

(۳۱۲) پڑا مار کا * تیر اور بان کا
پڑا رن کھنڈل خوب گھمسان کا

(۳۱۳) کئے قصد ایک دل ہو اہل غرور
کہ چڑ یا ہے جیوں آکے دریا کوں پور

(۳۱۴) ہزار آفریں تجکوں عالم علی
کہوں سور ما بیر یا کوی بلی (ن)

(۳۱۵) سہاوت پڑیا فیل سیتی نکل (ن)
لگا پانوں اپنے کوں تہ ہکلنے اگل

(۳۱۶) تہورخاں (ن) کوں اتنے میں گولا لگا
لگا سویچ ہاتی اوپر تے تہلا (ن)

(۳۱۷) گریا سور چہل ہات سوں چہوٹ کر
رہا دیکھہ سید لہو کہو نت کر

---

(۳۱۲) * معر کہ

(۳۱۴) ن/ج کہوں سور ما بیر جو دہا بلی

(۳۱۵) ن/ج بڑا چوٹ آسن سوں سہاوت نکل
لگا پانوں ہاتھی دھکا یا اگل

(۳۱۶) ن/ب عنایت ن/ج غیاث خاں

(۳۱۷) ن/ج دھکا

(۳۱۸) رہے تھے کم و بیش کل سو جواں
ہوے گرد سید کے سب خونفشاں

(۳۱۹) اپے تھا ہتی تہا و یک تھا خدا (ن)
ہوے شاہ سوں سب سنگا تی جدا

(۳۲۰) دو ترکش لے ایسے میں خالی کیا
سگل تن کو زخماں سوں جالی کیا

(۳۲۱) لگے تیر بھر نے اسی تیر کوں
چلا کر بھرا کر بڑی دھیر سوں

(۳۲۲) لگا وے حسے تیر کھچ کر کماں (ن)
وو لا گے جسے سو کٹے لا مکان

(۳۲۳) یکا یک لگے موں اوپر پنچم تیر
ہوے پارکالاں سوں پردے کوں چیر

(۳۲۴) لیا کھینچ کر اور کیا خوب زور
آہستہ ستیا تیر پیکاں سرور (ن)

X (۳۲۵) لگے تیر پر تیر اوس شیر کو ں
چلا و ے پورا کر اُسی تیر کو ں

---

(۳۱۹) ن/ج — ہتی تہا وہ تھا آپ یا تھا خدا

(۳۲۲) ن/ب — لگا کر چلے کوں بھی کھینچے کماں
لگا وے جسے تو نر ھے کچھ نشاں
(لگا وے جسے سور بھی الا ما ں)

(۳۲۴) ن/ج — رہا سو ستیا پانچھ کھادا مرور

(۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کھینچی کماں
لگا وے جسے سب گئے وو جہاں

(۳۲۷) لگا تیر پھر آ بنا گوش میں
ستّیا کاز بھی اس کوں آ ہوش میں

(۳۲۸) نزک آکے اس فوج کا کوئی امیر
لگایا پیشانی پر آ سخت تیر

(۳۲۹) نکالے تو ہرگز نکلنا نہیں
کیا زور پر زور چلتا نہیں

(۳۳۰) ستّیاچ اور بہار کاز وہاں کا وہاں
دیا جواب اوس تیر کا دور زماں

(۳۳۱) پڑا آکے گھوڑے سے جب کہا کے تیر
کہا کیا امیروں میں تھا بے نظیر (ن)

(۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ہودے سوار
وو آ سامنے دل کوں کر استوار

(۳۳۳) لگایا اوسے تیر ایسا شتاب
حودے نا سکا پھر کر اوس کا جواب

(۳۳۴) بھی ایسے میں آ کوئی نیزہ سمھال
غروری سے سید پو مارا نکال

X (۳۳۵) جو دیکھا اسے تیر مارا اچھل
پڑا پھر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ن)

---

(۳۳۱) ت/ج کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر

(۳۳۵) ت/ج پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل

ج دکھا مونہہ جھکاوے نکا ہوں پھرائے
ھتی کو اشارت سوں آگے چلائے

(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آ کے گولی لگی
وہ گولی نہیں بلکہ ہولی لگی
(۳۵۱) کہا کوی نفر ہے تو پانی پلاو
کہا آبدار ہو تو بیگی بولاو
(۳۵۲) نہ پانی اتہا وہاں ناآتیا آبدار
لگیا وو ہیں لڑنے کیتئی پیاس مار
(۳۵۳) جسے ہات مارے کرے چور چور
جب لگ جیو میں جیو تہاتن پر نور (ن)
(۳۵۴) الکیا ان پر تے لہو چلیا بے شمار
لگیا پونچھتے پونچھتے اپنی روسال کاڑ
(۳۵۵) بونداں لہو کے سوں پر پو نچھاتمام (ن)
رہا دیکھنے سے وو سید امام
(۳۵۶) سنو اے عزیزان روشن ضمیر
لگے ایک تن پر سو چھتیس (ن) تیر
(۳۵۷) تھے نو وار نیزے و تلوار کے (ن)
وہم نا کیا کچھہ اس آزار کے

---

(۳۵۳) ن/ج — جب لگ تن میں جیو تھا وہ تب لگ شعور

(۳۵۵) ن/ج — بند ھی منہ یہ جالی لہوکی تمام
رہا دیکھنے سوں وہ سید امام

(۳۵۶) ن/ب — چالیس

(۳۵۷) ن/ب — اتے وار نیزوں کے تلوار کے

(۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کھینچی کماں
لگا وے جسے سب گئے وو جہاں

(۳۲۷) لگا تیر پھر آ بنا گوش میں
ستیا کاڑ بھی اس کوں آ ہوش میں

(۳۲۸) نزک آکے اس فوج کا کوئی امیر
لگا یا پیشانی پر آ سخت تیر

(۳۲۹) نکا لے تو ہر گز نکلتا نہیں
کیا زور پر زور چلتا نہیں

(۳۳۰) ستیا چ اور بہار کاڑ وہاں کا وہاں
دیا جواب اوس تیر کا در زماں

(۳۳۱) پڑا آکے گھوڑے سے جب کا کے تیر
کہا کیا امیروں میں تھا بے نظیر (ن)

(۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ہودے سوار
وو آ سامنے دل کوں کر استوار

(۳۳۳) لگا یا اوسے تیر ایسا شتا ب
حودے نا سکا پھر کو اوس کا جواب

(۳۳۴) بھی ایسے میں آ کوئی نیزہ سمہال
غروری سے سید پو مارا نکال

X (۳۳۵) جو دیکھا اسے تیر مارا اچھل
پڑا پھر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ن)

---

(۳۳۱) ت ــــ کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر
ج

(۳۳۵) ت ــــ پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل
ج دکھا مونہہ جھکاوے نکا ہوں پھراے
ہتی کو اشارت سوں آگے چلاے

(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آ کے گولی لگی
وہ گولی نہیں بلکہ ہولی لگی

(۳۵۱) کہا کوی نفر ہے تو پانی پلاو
کہا آبدار ہو تو بیگی بولاو

(۳۵۲) نہ پانی اتہا وہاں نا اتہا آبدار
لگیا وو ہیں لڑنے کیتئیں پیاس مار

(۳۵۳) جسے ہات مارے کرے چور چور
جب لگ جیو میں جیو تہا تن پر نور (ن)

(۳۵۴) انکھیاں پہرتے لہو چلیا بے شمار
لگیا پونچھتے پونچھتے اپنی رومال کاڑ

(۳۵۵) بونداں لہو کے موں پر پونچھیا تمام (ن)
رہا دیکھلے سے وو سید امام

(۳۵۶) سنو اے عزیزاں روشن ضمیر
لگے ایک تن پر سو چھتیس (ن) تیر

(۳۵۷) تھے نو وار نیزے و تلوار کے (ن)
وہم نا کیا کچھ اس آزار کے

---

(۳۵۳) ن/ج — جب لگ تن میں جیو تہا وہ تب لگ شعور

(۳۵۵) ن/ج — بندھی منہ پہ جالی لہو کی تمام
رہا دیکھلے سوں وہ سید امام

(۳۵۶) ن/ب — چالیس

(۳۵۷) ن/ب — اتے وار نیزوں کے تلوار کے

(۳۵۸) فوارے لہو کے او چھلنے لگے
نکل بہار ھودے سوں چلنے لگے
(۳۵۹) اوتھے ایک تن پر ہزاروں کے غول
ہوا مار کے موں جدا سر سوں کھول
(۳۶۰) لگیا جب سینے آ کے گولا ندان
نکل روم تن سوں گیا جیوں بوان
(۳۶۱) جگر ٹوٹ لہو ہو کر آیا اوبل
چلے حیف تن پر تے گردن پے ڈھل
(۳۶۲) سغل آچت ھے ٹوٹ ھودے اوپر
موئے پر لگے مار نے پھر خنجر
(۳۶۳) دیے ڈال ھودے تلے خان کوں
که دل سے پرے لال بے جان کوں (ن)
(۳۶۴) نه جیوتھا نه کچھه روم تھا کچھه نشان
نه دم تھا نه کچھه نور تھا جیو بجان
(۳۶۵) وو اقبال ناصر کے گھر کا غلام
ہوا چور زخماں سے لہو کے تمام
(۳۶۶) سو بے ہوش ہو کر پڑیا کھیت میں
اوٹھا یا سپاهی افسوس میں
(۳۶۷) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی (ن)
بڑی سخت تر نحس جنجال کی

---

(۳۶۳) $\frac{ن}{ج}$ سو اُس کوں بھرے لعل بے جان کوں

(۳۶۷) $\frac{ن}{ج}$ تھی تاریخ نو یں جو شوال کی
ہوی شہر میں خبر اس حال کی

(۳۶۸) خبر هوئی شهر میں سواس حال سوں
لٹیے مار کر جنت کے اس لال کوں
(۳۶۹) محل میں کیا جا کے کوي یو خبر
که تل سل (ن) هوا آج سارا شهر
(۳۷۰) لٹیے مار عالم علي خان کوں
سیادت کے مسند کے سلطان کوں
(۳۷۱) لٹیے مار لشکر آوارا هوا
امامت کے گهر کا اندهارا هوا
(۳۷۲) گیا (ن) جگ ستی وو مبارک بدن
علی کے خزانے کا خاصا رتن
(۳۷۳) اوتهی ماں نے افسوس کها آه مار
کهی عمر خاں کوں که اب کیا بچار
(۳۷۴) زمیں سخت اور اسماں دور هے
درونا دیکهو جان کل چور هے
(۳۷۵) لے جانے کی بیگی اوتاولی کٹیے
لے جا کر دیکهو کیا خرابی کٹیے
(۳۷۶) هوا غل بڑا کل محل میں تمام
جو کهانا و پانی هوا سب حرام
(۳۷۷) کهی ماں نے فرزند میرے نو نهال
هوا دیکهنا مجکوں تیرا محال

---

(۳۶۹) ن/۴ — تل اوپر هے

(۳۷۲) ن/۴ — چهپا

(۳۷۸) کہاں ھے وو فرزند عالم علی
تیرے دکھہ سوں سر پانوں لگ میں جلی

(۳۷۹) فلک بے سہر نے کیا کیا ستم
گنوایا میری دھکدھکی کا پدم

(۳۸۰) اوجالا میرے جیو کے ایوان کا
ستارا میرے ملک میدان کا

(۳۸۱) میرے زیب زینت کا تھا گل گلاب
تڑا کر کیا سب چمن کوں خراب

(۳۸۲) ھوا عیش آرام میں کیا خلل
عجب جیوتن سوں نجاوے نکل (ن)

(۳۸۳) ھزار آرزو اور ارمان سوں
میں پائی تھی عالم علی خان کوں

(۳۸۴) کہاں او کہاں اوس کی خانی گئی
سکل خاک میں اوس کی جوانی گئی

(۳۸۵) کہوں کیا جو پوچھینگے مجکوں نواب
کہاں ھے وو فرزند مبارک نقاب

(۳۸۶) اپس ھات سوں کیوں گنوائی اوسے
نھنی عمر میں کیوں کٹائی (ن) اوسے

(۳۸۷) منانا کیئے کیوں تم اس بات سوں
گنوائی بہادر میرے ھات سوں

---

(۳۸۲) ن/ع — قیا مت لگوں تب رھے کا یہ مثل

(۳۸۶) ن/ع — کھپائی

(۳۸۸) نہ کھاوے نہ پیوے روے زار زار
میرا جیوپیت بن یوں ہے بے قرار (ن)

(۳۸۹) پکڑ ہات کوں میں نکالی تجھے
پھر آکر تو مکھ نہیں دکھایا مجھے

(۳۹۰) کہے تھے فتح پا کے گھر آئینگے
یو صورت نورانی کوں دکھلا ئینگے

(۳۹۱) کہ مہراں روپے بھر کے خیرات کی
خبر کچھہ نہ تھی مجکوں اس بات کی

(۳۹۲) کہیں سدہ میں آوے کہیں سدہ گنوائیے
نینا ں سے انجھو تھال موتی بہائیے

(۳۹۳) ہوے خود کہی تلملا ہانک مار
اے حافظ! اے ناصر! اے پروردگار

(۳۹۴) پکڑ ہات سونپی تھی یا رب تجھے
سبب کیا سو پھر نا دکھایا مجھے

(۳۹۵) تھی امید یہ دل میں دیدار کی
میرے فوج لشکر کے سردار کی

(۳۹۶) پھر اون کی خبراں میں خیرات کی
خبرکچھہ نہ تھی مجھہ کوں اس بات کی

(۳۹۷) ارے کوئی اس غم کی دارو بتاؤ
مجھے اس عزا باں سوں بیگی چھڑاؤ

(۳۹۸) ہو بے ہوش سو بار یک بار بار
انکھیاں تے لہو روے وو زار زار

---

(۳۸۸) ن ــ [illegible] جیوں تڑپتی ہے تیوں بے قرار

(۳۹۹) محل کے جتنے لوک زیر و زبر
بڑے حیف کھا کھا کے ہو بے خبر

(۴۰۰) تیرے باج پیارے اندھارا دسے (ن)
خدا باج پیارا نہیں کوئی دسے

(۴۰۱) نہ فریاد کوں کوئی نہ کوئی داد کوں
بھر حال جانا دولت آباد کوں (ن)

(۴۰۲) شہر ملک تھا جس کے فرمان میں
سو وو جا پڑے کوہ و ویران میں

(۴۰۳) ہزاراں سپاہی ہزاراں غلام
کریں آ کے تسلیم ہر صبح شام

(۴۰۴) ہزاراں سوں گھوڑے ہتھی بے شمار
ہزاراں چھڑی دار چیلے ہزار

(۴۰۵) ہزاراں امیراں رہیں نت مدام
چھہ صوبوں میں عزت تھا ازبس تمام

(۴۰۶) نہیں فکر کچھہ مجکوں سنسار کی
تھی امید واری سو دیدار کی

(۴۰۷) گیا لوٹ میں مال اسباب سب
یو قصا نہیں ہے حکایت عجب

---

(۴۰۰) ن/ج کہیں کیوں محل میں اندھارا دسے
خدا باج کوئی نہیں کہیں اب کسے

(۴۰۱) ق/ج گئے ہر طرح دولت آباد کوں

(۴۰۸) نہ تھا زورکس کوں نہ کس کوں مجال (ن)
سکے مار دم اور کرے کچھ سوال

+ ج (۴۰۹) چھڑاوے لے جاپل موں افلاک پر
ستے پھل منے خاک کا خاک پر

+ ج (۴۱۰) تلا رام دیوان کا یتھہ قدیم
اتھا ساتھ اس حادثے میں خدیم

(۴۱۱) پرندے کوں طاقت نہ پنکھ مارنے
نہ یارا تھا وھاں کس کوں بچار نے

(۴۱۲) جو بولے بچن سو ے دستور تھا
کرم رات دن جن کا مشہور تھا

(۴۳۱) انگے حوض لبریز اور گل بہار
صدر مسنداں جا بجا تھار تھار

(۴۱۴) سو ایسا ستم یو ستم ھاے ھاے (ن)
یو دنیا بھی رستم کوی کیا تیار (؟)

(۴۱۵) کہاں وو نقارے دماسے نشان
کہاں وو عرابا کہاں توپ بان

(۴۱۶) کہاں وو صلابت کہاں وو حکم
کہاں فوج لشکر کہاں وو حشم

(۴۱۷) کہاں ھے وو دولت کہاں ھے وہ مال
عجب قدرتاں ھیں تیری ذو الجلال

---

(۴۰۸) ن/۴ — نہ تھا کس کوں زھرہ نہ کس کوں مجال (نہ)

(۴۱۴) — ن: سو دشعا یہ کیا کیا ستم ھاے ھائے
۴: یہ دنیا ھے ایسے کوں کیا کوئی نہ پاے

+ ج (۴۱۸) کھیے مل اپس موں اپن اهل واز
سیادت کا ناحق ڈوبا یا جہاز
+ ج (۴۱۹) نبوت کی انگشتری کا نگین
جگر گوشۂ فاطمہ با لیقیں
+ ج (۴۲۰) پڑا گرد لوهو ملے لال هو
گرا ایکلا رن موں بے حال هو
+ ج (۴۲۱) ننھی عمر موں کیوں کھپایا اسے
لے جاکر دیکھو دکھ دکھایا اسے
+ ج (۴۲۲) نه آرام دل کوں نه خاطر قرار
جگر جل دھڑکتا هے جیسے انگار
+ ج (۴۲۳) جئے لگ نه اب کس تیں یاری کریں
یه غم دل موں رکھ برد باری کریں
+ ج (۴۲۴) د نیا هے د غا با ز فانی مقام
هے دل باندھنا اس سوں بالکل حرام
(۴۲۵) جسے پائداری سو نایاب هے
یو دنیا دیکھو سر بسر خواب هے
(۴۲۶) یو غم جگ منے (ن) آشکارا هوا
جگر توٹ عالم کا پارا هوا
(۴۲۷) هزار آہ و افسوس هے دوستاں
چھپا حیف دنیا سوں وو نوجواں
(۴۲۸) عجب سید عالی نسب خان تھا
فراست کے دفتر میں سلطان تھا

---

(۴۲۶) ن/م موں جب

(۴۲۹) کہاں ڈھونڈنا اب کہو خان کوں
فراست کے موتی و مرجان کوں (ن)
(۴۳۰) قلعہ میں قلعدار عالی قدر
سیادت کے رکھہ نام اوپر نظر
(۴۳۱) گیا قلعہ میں اور کہا آشکار
میں مومن مسلمان ہوں دین دار
(۴۳۲) تمہاری میری لاج سب ایک ہے (ن)
میرا بول تمہنا ستی نیک ہے
(۴۳۳) رفاقت تمہاری ہے جیوکے سنگات
میں جاگیر سوں منصب سے دھویا ہوں ہات
ج (۴۳۴) جو کچھہ ہو تمہارا کرے گا سو ہو
میں بیٹھا ہوں سب بات سے ہات دھو
(۴۳۵) رکھوں دل کوں صاحب تمیں برقرار
لڑونگا جو چل آئے یک لکھہ سوار
(۴۳۶) جو کچھہ ہو تمہارا سو ہو ٹیکا وو
میں بیٹھا ہوں سب سوں ہات دھو
(۴۳۷) دلاسا دیا اور کہلا یا سلام
دیا خوب رہنے کوں عالی مقام

---

(۴۲۹) ن/ج رسالت کے موتی پریشان کوں

(۴۳۲) ن/ج تمہاری میری لاج اک لاج ہے
مرا قول تمہنا ستی اچ ہے

(۴۳۸) مبارک تیرا تاج (ن) تجھہ پر ا چھو
یو ھمت (ن)تیری تجکوں رھبر اچھو

(۴۳۹) شجاعت کے زور (ن) میں توں فرد ھے
بہا د ر ھجا ع صا حب د ر د ھے

(۴۴۰) مراتب میں مردوں کے توں بے نظیر
نبی نت اچھو تجھہ اوپر دستگیر

(۴۴۱) جو بو لیا بچن سو رکھیا برقرار
اچھوشاہ مرداں کا تجکوں (ن) ادھار

(۴۴۲) ووجگ میں نتیجا برا پائیگا (ن)
د نیا سہل ھے نا توں ر ہ جا ئیگا

---

(۴۳۸) ن/ج ناؤں
ن/م نیت

(۴۳۹) ن/ج طورے

(۴۴۱) ن/ج نس د ن

(۴۴۲) ن/م دو جگ سوں نتیجا برا پاے کا
دنیا سہل ھے نا توں رہ جاے کا

(۱۴۴۳) ہوا بعد ازاں غل ہندوستان میں
ہوا جنگ بڑا مغل اور خان میں (ن)

(۱۴۴۴) شہادت کئے خان نے اختیار
کرے مغفرت خان کوں پروردگار

(۱۴۴۵) ہوی جب خبر جا کے نواب کوں
سیادت کی مسند کے محراب کوں

(۱۴۴۶) کہ عالم علی سید با خبر
کیا عالم معنوی پر سفر

(۱۴۴۷) سنیا اور سنیا غم کی جا آگ میں
یو عالم علی‌خاں کے ویتاگ (ن) میں

+ج (۱۴۴۸) کہا کھود ڈاروں دکھن کی زمیں
یہ کیا بات ہمنا پہ آوے کہیں

(۱۴۴۹) بحق خداوند کون و مکاں
نہ مغلاں کوں چھوڑوں گا میں‌درا ماں

(۱۴۵۰) منگا توپخانہ بڑے ڈھاب (ن) کا
بنگالا پورب اور پنجاب کا

(۱۴۴۳) $\frac{\text{ن}}{\text{ع}}$ ہوا جنگ مغل اور میاں خان میں

(۱۴۴۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ع}}$ بیراگ

(۱۴۵۰) $\frac{\text{ن}}{\text{ع}}$ ڈاب

(۴۵۱) ملکا ئے کو مک (ن) بان سب ہند کے
و لے جا بجا اور سر ہند کے (ن)
(۴۵۲) جزائل شتر نال ہزارا ں ہزا ر
رکھے صاف دھو دھو کر سب ایکبار
(۴۵۳) غلاماں کئے سرخ بانات کے (ن)
زرد اور سبز رنگ کئی ذات کے
(۴۵۴) ہزاراں جواں مرد شمشیر زن
(۴۵۵) ملے آکر بارہ سے سب ہم وطن (ن)
(۴۵۶) لئے سات ادشام چو ستھہ ہزار (ن)
یک یک کس شجاعت میں سب نامدار (ن)

---

(۴۵۱) ن/— کہک

ن/ب — دلی آگرا ج شہر ہور ٹھٹہ کے

(۴۵۳) ن/ج — غلاما ں کئے سب کو ں بانات کے
سر خ ' سبز اور زرد کے بھانت کے

(۴۵۵) ن/ج — ملے آ کے بارہ سوں ست دے وطن

(۴۵۶) ن/ب — بست ہزا ر ' یہ تعدا د صحیم نہیں
پچا س ہزا ر کی تعدا د تا ر یخوں
میں درج ہے

(۴۵۶) ن/م — آپس تھا شجاعت میں اک نامدار

(۴۵۷) بڑے خاں منتھےخاں اوتھے بول کر (ن)
کہ یک یک کوں پکڑو ......

(۴۵۸) اوتھے شے اکبر لے لوں کر پکار
کہ یک یک کوں پکڑونگا در کار زار

(۴۵۹) کہے اے خدا یا مجھے ایکبار
نظاماں ستی اُس ارا ی کی بہار

(۴۶۰) اوتھے بول اگر ہے مرے تن میں جان
کہ ایکبارسب ہم‌کوں کرنا اوتھان (ن)

(۴۶۱) بحق خداوند پروردگار (ن)
نظام الملک سوں ملا ایکبار

(۴۶۲) اگر میں عدو اپنا پاؤنگا تو (ن)
نگل جاووں جو سامنے ہو

---

(۴۵۷) ن/ب اوتھے بول‌اگرہے میری جان میں جان
بڑھکر چھڑ کہ گنگا کرونگا رواں

(۴۶۰) ن/ج لگا کر للکا لگ کروں کا اُدان

(۴۶۱) ن/ب ج کہا جذب سوں‌اےخداوند کار
نظاماں سوں مجھکو ملا ایک بار

(۴۶۲) ن/ب ج اگر مجھکوں دشمن میرا پاے تو
نکل جاں یوں سامنے آے تو
(نکل جاویں جو سامنے آئے تو)

(۴۶۳) زمین ڈنڈنا نے لگی خوف کھا
پڑا ڈھاک ملک میں ھوا جابجا (ب)
(۴۶۴) امیراں و امراو لاکھاں کوں لے (ن)
چلا ھے دکن پر دما سے کوں دے
(۴۶۵) چلےھیں دومنزل دکھن کے رھے (ن)
ھوا وو نچھ تقدیر ھک دک رھے
(۴۶۶) دغے سے لئے مار نواب کوں
لئے لوٹ سامان و اسباب کوں
(۴۶۷) عزیزاں جو کچھھ ھے سو تقدیر ھے
بغیراز رضا کچھھ نہ تدبیر ھے
(۴۶۸) یو دنیا دغا باز و مکار ھے
ھوس اب جتانےمیں ایار(عیار)ھے(ن)

---

(۴۶۳) $\frac{ن}{ب}$ پڑا ڈھاک ملکوں ملک جابجا

(۴۶۴) $\frac{ت}{ج}$ امیراں مرا فوج سب ساتھہ لے

(۴۶۵) $\frac{ت}{ب}$ ھوا اس میں تقدیر کا آکے لکھن
چلے تھے دو منزل دکھن کے کدھن

$\frac{ن}{ج}$ ھوا اس میں تقدیر کا ایک فن

(۴۶۸) $\frac{ت}{ب\ ج}$ و ھی بو جتا جو ھوشیار ھے

(۴۶۹) فہم (ن) بے خبر عقل حیران ہے
دیکھو دوستاں ! کیا یو طوفان ہے

(۴۷۰) دنیا کی محبت ہے بالکل خراب
یو دستا ہے پانی اوپر جیوں حباب

(۴۷۱) اگر مال دھن لاکھہ در لاکھہ ہے
سمجھہ دیکھہ آغر وطن خاک ہے (ن)

(۴۷۲) یو جیونا جنم ہے نہ دولت جنم (ن)
اوسے خاک سونا ہے کیا ہے وہم (ن)

(۴۷۳) جسے کچھہ سمجھہ بوجھہ ادراک ہے
دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے

+ (۴۷۴) مرے کا مرے کا رے مرجاے کا
جوکچھہ یہاں کیا ہے سو وہاں پاے کا

+ (۴۷۵) اگر بادشاہ ہے وگر ہے فقیر
اجل کےدنداں (ن) میں‌وہ‌دونوں اسیر

---

(۴۶۹) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ وہم

(۴۷۱) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ سمجھہ دیکھہ‌آخرکوں‌تن خاک‌ہے

(۴۷۲) $\frac{\text{ن}}{}$ ختم

$\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ ارے ^ج^ خاک سوتا ہے کیا ہے وہم

(۴۷۵) $\frac{\text{ن}}{\text{م}}$ پنجوں

+ (۴۷۶) نہ گھر کام آوے نہ گھر (ن) چار آے
نہ ما باپ بھائی نہ کوئی یار آے

+ (۴۷۷) جو آیا ھے جگ میں سو مہمان ھے
یہ جیونا سو جیوں پھول ھور پان ھے

+ (۴۷۸) خبردار ا چھہ نہیں تو کہلاے گا
حیاتی کے دم سوں نکل جاے گا

+ (۴۷۹) کہاں گئے کہاں گئے کہاں ھیں بتا
اتھا مال دھن جن کا لا انتہا

+ (۴۸۰) اتھے شیر شرزے جنو کے غلام
ھوا خاک میں دیکھہ ان کا مقام

+ (۴۸۱) کسے دل میں اپنے و و لیاتے نہ تھے
منم مھی اپس کے و و ماتے * نہ تھے

+ (۴۸۲) سمجھہ بوجھہ بس کیا مل تیرا حساب
تیرے سار کے کئی پڑے ھیں خراب

+ (۴۸۳) نہ دفتر میں چھرا نہ گھرکوں ٹھکان
کیا فلک کرے گا تو اب ویران

+ (۴۸۴) نہ گھر کام آوے نہ فرزند رھے
نہ ما باپ آوے نہ دلبند رھے

+ (۴۸۵) هزارهور سوتیس تھےسنه ۱۱۳۴ دواُپر
محمد کی هجرت کوں سن کان دھر

---

(۴۷۶) گھر ـ ت / ج

(۴۸۱) * ماتا پھوتی سما تا

+(۴۸٦) پر ایا چاند ربیع الاول کا آیا نظر
هوا آخرت کا یو حکایت خبر

+(۴۸۷) اتها دن عزیزاں جمعرات کا
هوا شهر وا ختم اس بات کا

+(۴۸۸) اگر کوئی پوچهے یه تجکوں حساب
سمجهه کر اسے بات کا دے جواب

+(۴۸۹) محمد نبی پر درود هور سلام
جتے ان کے اصحاب پر نت مدام

(۴۹۰) نه هے دل کوں راحت نه خاطر کوں چین (ن)
کہا هے یو قصه غظنفر حسین

X (۴۹۱) یو دنیا مدت تک چلی جاے گی
سفیدی پو سیاهی سو ره جاے گی

---

(۴۹۰) ن قصه یو کہا هے غظنفر حسین
ب نه راحت هے دل کوں نهیں جیو کوں چین



سائنس



انجمن ترقی اُردو کا سہ ماہی رسالہ

جس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جاے' دنیا میں سائنس کے متعلق جو نئی بحثیں یا ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں یا جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہونگے' ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاے- ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے- اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے—

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے سائنس دانوں کے علاوہ یورپ کے فضلا نے بھی اس رسالے میں مضمون لکھنا منظور فرمایا ہے- اِس رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں—
سالانہ چندہ آٹھ روپے سکۂ انگریزی (نو روپے چارآنے سکۂ عثمانیہ)-

اُمید ہے کہ اُردو زبان کے بہی خواہ اور علم کے شائق اس کی سرپرستی فرمائیں گے—

المشتہر

انجمن ترقیء اردو اورنگ آباد (دکن)